

”قاضی شریح الکندی“ عہد فاروقی کا ایک شہرہ آفاق جج

اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جن مقدس حیثیتوں سے اس دنیا میں مبعوث فرمایا ان میں سے ایک یہ کہ آپ ”قاضی باحق“ تھے۔ یعنی فیصلے عدل و انصاف سے کرتے تھے۔ عام طور پر مشہور ہے کہ قضا کا محکمہ سب سے پہلے حضرت عمرؓ نے قائم کیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ عہدہ خود عہد نبوت میں قائم ہو چکا تھا۔ اور معاملات خصوصاً میں آخری فیصلہ آپ ہی کا نافذ ہوتا تھا۔ مملکت میں توسیع کے باعث جب ہر معاملہ کا فیصلہ آپ کے لئے خود کرنا مشکل ہو گیا تو آپ نے مختلف علاقوں میں اپنی جانب سے قاضی مقرر فرمائے۔ حضرت علیؓ اور حضرت معاذؓ کے بعد دیگرے مین کے قاضی بنائے گئے۔

حضرت ابو بکرؓ نے اپنے دور خلافت میں ان دو حضرات کو خدمت قضا پر مامور رکھا۔ اور حضرت عمرؓ قاضی القضاة (چیف جسٹس) کے فرائض انجام دیتے رہے۔

حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں جب اسلامی سلطنت کی حدود میں مزید توسیع ہوئی تو آپ نے مختلف علاقوں میں قضا مقرر کیے انہیں میں سے ایک قاضی شریح الکندی تھے۔

نام و نسب۔ کنیت ابو امیہ۔ نام شریح۔ اور سلسلہ نسب یہ ہے۔ شریح بن الحارث بن قیس بن الجهم بن معاویہ بن عامر بن الرکن بن الحارث بن معاویہ بن ثور بن مرثع بن کنده الکندی۔

کنده کا نام و نسب ایک روایت کے مطابق ثور بن مرثع بن مالک بن زبیر بن کھلان اور دوسری روایت کے مطابق ثور بن معن بن الحارث بن مرثع بن ادوس ہے۔

یہ نسلاً عرب تھے۔ بلکہ عجم کے ان خاندانوں میں سے تھے جو کنده کے حلیف بن کویں میں آباد ہوئے تھے ان میں سوائے شریح کے کوئی اور کوئی نہیں آیا۔

قاضی شریح نے اگرچہ زمانہ جاہلیت پایا لیکن مشہور روایت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہ ہوئی۔ اس لئے آپ حلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ ابن بسکن نے ایک خبر آپ سے روایت کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ نے فرمایا کہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔ اے خدا کے رسول! میں میں میرے گھر کے متعدد افراد میں آپ سے ارشاد فرمایا۔ ان کو لے آؤ۔ میں ان کو لے آیا۔ تو حضور اس دنیا سے رحلت فرما چکے تھے۔ پہلی روایت زیادہ معتبر ہے یعنی یہ کہ نہ حضور کی زیارت ہوئی۔ اور نہ آپ سے روایت کی ہے۔

سات برس کے تھے کہ بصرہ تشریف لے گئے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت سے عبدالملک بن مروان کے دور تک قفنا کے منصب پر فائز ہے۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ پچھتر برس تک اس منصب جلیلہ پر فائز رہے۔ ابن الزبیر کے زمانہ میں جب فتنوں کا آغاز ہوا۔ تو تین سال کے لئے معطل ہے۔ حجاج بن یوسف کے زمانہ میں مستعفی ہوئے۔ یہ آپ نے حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے۔ اور آپ سے شعبی، بخعی، عبدالعزیز بن رفیع اور محمد بن سیرین وغیرہم نے روایت کی ہیں۔ حدیث و فقہ کے ماہر اور بصرہ کے ممتاز حفاظ حدیث میں تھے۔ قیامہ شناس اور باکمال شاعر تھے۔ مزاج میں مزاج بھی تھا۔

عہدہ قضا پر تقرر | ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے بشرط پسندیدگی ایک گھوڑا خریدا۔ اور اس کا امتحان کرنے کے لئے ایک سوار کو دے دیا۔ گھوڑا چوٹ کھا کر زخمی ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے چاہا کہ یہ واپس ہو جائے تو اچھا ہے۔ گھوڑے والے سے کہا کہ اپنا گھوڑا واپس لے لو۔ مالک نے انکار کیا۔ نزاعی صورت پیدا ہوئی۔ معاملہ شریح کے پاس آیا۔ آپ نے فیصلہ کیا اور حضرت عمرؓ سے کہا۔

”اے امیر المومنین! یا تو آپ گھوڑے کو اسی حالت میں واپس دیں جس صورت میں آپ نے اس سے لیا تھا۔ اگر مالک سے اجازت لے کر سواری کر لینی تھی تو گھوڑا واپس کیا جاسکتا ہے ورنہ نہیں۔“

اس فیصلہ پر حضرت عمرؓ نے ان کو کوفہ کا قاضی بنا دیا، اور فرمایا کہ یہ پہلا دن ہے کہ میں نے شریح کو پہنچا ہے۔ آپ مقدمات میں تاخیر نہ کرتے تھے | مسلمانوں کو قاضی شریح پر فخر ہے۔ کہ دنیا میں حصول انصاف کی راہ میں جتنی وقتیں، رکاوٹیں اور تکلیفیں پیش آتی ہیں انہوں نے اپنے دور قضا میں ان سب کو دور کرنے کی

کوششیں کیں۔ مقدمات کے فیصلے کرنے میں تاخیر کو کبھی گوارا نہ کیا۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے عدالت جانے سے قاصر رہتے تو اپنے مکان ہی میں فیصلے کیا کرتے تھے۔

زکوان کہتے ہیں کہ جس روز آندھی اور بارش ہوتی تو آپ مقدمات کا فیصلہ اپنے گھر پر ہی کرتے۔
غیر جانٹ اور انصاف پسندی | آپ فیصلہ کرنے میں خویش و اقارب، حاکم و محکوم اور مالدار و غریب کا لحاظ نہ رکھتے۔ اور نہ کسی خارجی یا داخلی دباؤ میں آتے۔

جابر عامر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے ایک لڑکے نے ایک ملزم کی ضمانت دی۔ وہ ملزم بھاگ گیا۔ آپ نے اپنے بیٹے کو جیل میں ڈال دیا اور جیل میں اس کے لئے کھانا بھیجتے تھے۔
ابراہیم کہتے ہیں کہ آپ کے ایک اردنی نے کسی کو کوڑوں سے مارا۔ آپ نے اسی مضروب سے اسے کوڑے لگوائے۔

عامر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ آپ کے ایک بیٹے نے آپ سے کہا۔ کہ میرا ایک آدمی کے ساتھ مقدمہ ہے آپ اس پر نظر کریں۔ اگر میرا حق بنتا ہو تو میں اس کے خلاف دعویٰ کروں۔ اور اگر حق نہ بنتا ہو تو پھر نہ کروں آپ نے فرمایا۔ بتاؤ کیا مقدمہ ہے؟ بیٹے نے بیان کیا۔ تو فرمایا۔ جا کر اس کے خلاف دعویٰ کرو۔ اس نے دعویٰ کیا۔ مقدمہ آپ کے پاس آیا۔ آپ نے بیٹے کے خلاف فیصلہ سنایا۔ جب گھر آئے تو بیٹے نے کہا کہ میں نے تو آپ سے پہلے کہا تھا کہ میرا حق نہ بنتا ہو تو میں دعویٰ نہ کروں۔ خواہ مخواہ آپ نے مجھے رسوا کیا۔ آپ نے کہا "اے میرے بیٹے۔ روئے زمین کے تمام انسانوں سے زیادہ تو مجھے عزیز ہے۔ لیکن خدا مجھے کچھ سے زیادہ عزیز ہے۔ اگر میں پہلے سے بتا دیتا تو تو اس کے ساتھ مصالحت کر لیتا اور اس کے بعض حقوق چھین لیتا۔"

شہادت میں سچائی کا فکر و استہام | تنازعات و مقدمات کو جو چیر۔ خراب کرتی ہے وہ جھوٹی شہادتیں ہیں۔ قاضی شریح نے حتی الامکان ان کا انسداد کیا۔ ابن سیرین کا بیان ہے کہ شریح کو جب ثبوت کے گواہ مشکوک نظر آتے۔ مگر ان کی ظاہری صداقت پر کوئی گرفت بھی نہ ہو سکتی۔ تو وہ پہلے گواہوں سے کہتے کہ دیکھو میں نے تم کو طلب نہیں کیا اگر تم واپس جانا چاہو تو جا سکتے ہو۔ میں تمہیں نہیں روکوں گا۔ تمہاری شہادت پر اس مقدمہ کا فیصلہ ہوگا۔ تمہاری شہادت سے میں بری الذمہ ہوں۔ پس تم کو خدا کے سامنے اس کی جواب دہی کرنی ہوگی۔

خفیہ تحقیقات کا طریقہ | قاضی شریح سے پہلے اسلامی عدالت میں خفیہ تحقیقات کا طریقہ رائج تھا۔

سب سے پہلے آپ نے اسی کو جاری کیا۔

بختری کہتے ہیں کہ وہ تشریح کے پاس آئے اور کہا کہ یہ اس مقدمے میں آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا لوگوں نے جیسی گواہی دی۔ اس کے مطابق میں نے فیصلہ کر دیا۔ چونکہ یہ ایک نئی بات تھی۔ اس لئے لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ کہ آپ نے یہ بدعت کیوں جاری کی۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب لوگوں نے نئی نئی باتیں جاری کر دیں تو میں نے بھی نیا طریقہ جاری کر دیا۔ لوگوں نے حق پوشی اور جرائم کی نئی نئی صورتیں ایجاد کر دیں تو میں نے بھی تحقیقات کی نئی صورت اختیار کر لی۔

ثبوت کو قسم سے زیادہ اہمیت دیتے تھے | آپ تنازعات و مقدمات میں ثبوت کو قسم سے زیادہ اہم سمجھتے تھے۔ اور تنہا حلف کو زیادہ اہمیت نہ دیتے تھے۔ بلکہ ثبوت کے ساتھ قسم لیتے تھے۔ نیز قسم لینے کے بعد اگر مدعی گواہ پیش کرتا تو گواہ کے گواہی کے مطابق فیصلہ کرتے تھے۔ اور پہلے فیصلہ سے رجوع کرتے۔ محمد کا بیان ہے کہ ایک مقدمے میں ایک مدعی نے اپنے فریق سے قسم لی۔ اور قسم لینے کے بعد اس کے خلاف ثبوت پیش کیا۔ آپ نے فرمایا "عادل ثبوت جھوٹی قسم سے زیادہ بہتر ہے"

اس کے علاوہ مقدمہ فیصلہ کر دینے کے بعد اگر فریقین کچھ کہنا چاہتے تو انہیں اس کا موقع بھی دیتے تھے اصف کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں تشریح کی عدالت میں گیا۔ انہوں نے ایک شخص کے خلاف فیصلہ سنایا اس نے کہا جلدی نہ کیجئے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں بشریح نے اسے موقع دیا۔ جب وہ کہہ چکا تو آپ نے کہا۔ "کیا میں تمہیں چھوڑ دوں۔ تم نے بہت فضول باتیں کیں۔ تم نے جو کچھ کہا ہے اس پر ثبوت پیش کرو۔" اپیل کا موقع | آپ خود اپنے فیصلے کے خلاف اپیل سننے کے لئے تیار رہتے۔ اور کہا کرتے تھے کہ جو شخص میرے فیصلے کے خلاف دعویٰ کرے تو میرا فیصلہ اس وقت تک قائم رہے گا جب تک مدعی اپنے دعویٰ کو ثابت کر دے۔ حق بہر حال میرے فیصلے کے مقابلہ میں زیادہ حق ہے۔

عزیز، قریب کی شہادت کا قانون | ابن ابی شیبہ کا بیان ہے کہ قاضی تشریح نے عزیز کے مقابلہ میں عزیز کی شہادت کو ناقابل اعتبار قرار دیا تھا۔ اور یہ قانون بنایا کہ لڑکے کی شہادت باپ کے متعلق۔ اور باپ کی شہادت بیٹے کے متعلق۔ بیوی کی شہادت شوہر کے متعلق۔ شوہر کی شہادت بیوی کے متعلق۔ آقا کی شہادت غلام کے متعلق۔ غلام کی شہادت آقا کے متعلق۔ اجیر کی شہادت اس شخص کے متعلق جسے اس نے اجرت پر کسی کام کے لئے رکھا ہو قبول نہیں کی جاسکتی۔

ایک مرتبہ حضرت علیؑ نے ایک نصرانی کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ آپ نے حضرت علیؑ سے گواہ طلب کئے حضرت علیؑ نے اپنے بیٹے اور آزاد کردہ غلام قنبر کو حاضر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ کے بیٹے کی گواہی آپ کے

لئے درست نہیں اور دوسرا گواہ جو آزاد کردہ غلام ہے۔ اس ایک گواہ کی گواہی سے آپ کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا۔ نیز مخالفت، شریک اور مترادف شخص کی گواہی کو بھی قبول نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ان کی عدالت میں ایک گواہ کو جس کا نام ربیعہ تھا۔ پکارا گیا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ پکارنے والے نے دوبارہ جھلا کر سے کافر کہہ کر پکارا۔ اس خطاب پر وہ بول اٹھا۔ شتریح نے کہا "تم نے خود کفر کا اقرار کر لیا ہے اس لئے ہماری شہادت قابل قبول نہیں"۔

الغرض قانون شہادت کو انہوں نے ایسا بے لاگ اور حق نواز بنا دیا تھا کہ امکانی حد تک جھوٹی گواہی مانسدا کر دیا۔

خاندانی رسم و رواج کو اہمیت نہ دیتے تھے | آپ فصل خصومات میں خاندانی رسم و رواج کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے۔ محمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ چند غزالوں نے مقدمہ دائر کیا۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ اس معاملہ میں ہمارا خاندانی رواج یہ رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ تمہارا خاندانی رواج تمہارے گھروں تک ہے۔ اگر اپنے گھروں میں اسلام لانا چاہتے ہو تو رسم و رواج کو باہر نکالو۔

آپ بھوک اور غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ دیا کرتے تھے۔

خود گواہ نہ بنتے | کسی مقدمہ میں آپ خود گواہ نہ بنتے۔ شعبی روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے کہ یہ دو باتیں مجھ میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ کہ میں قاضی بھی ہوں اور گواہ بھی۔

جب گھر سے عدالت جاتے تو فرمایا کرتے۔ "عنقریب ظالم اس حصے کو جان لے گا۔ جو اس نے کم کیا ہے اور ظالم کو سزا اور مظلوم کو مدد کا انتظار کرنا چاہئے"۔

آپ کی مہر | جابرہ قاسم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کی مہر میں دو شیر نقش تھے اور ان کے درمیان ایک دست تھا۔ اصل (سولے ابو عینہ) کہتے ہیں کہ شتریح کی مہر پر یہ نقش تھا "انخاتم خیر من الفطن" مہر ظن سے بہتر ہے۔

لباس | اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ قاضی شتریح اپنی عدالت میں فیصلے کرتے تھے۔ اور وہ ریشمی یا سیاہ رنگ کے بالوں کی چادر اوڑھے ہوتے تھے۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپ پگڑی باندھتے تھے علامہ کا شملہ پیچھے چھوڑ دیتے تھے۔ نماز کی حالت میں آپ اپنی چادر سے ہاتھ باہر نہ نکالتے اپنی چادر پر ہی سجدہ کر لیتے تھے۔

وفات | سال وفات اور عمر میں اختلاف ہے۔ ابن خلدون نے مندرجہ ذیل سال ذکر کئے ہیں۔ ۵۸۲ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸ ۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱ ۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴ ۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷ ۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰ ۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳ ۱۷۳۴ ۱۷۳۵ ۱۷۳۶ ۱۷۳۷ ۱۷۳۸ ۱۷۳۹ ۱۷۴۰ ۱۷۴۱ ۱۷۴۲ ۱۷۴۳ ۱۷۴۴ ۱۷۴۵ ۱۷۴۶ ۱۷۴۷ ۱۷۴۸ ۱۷۴۹ ۱۷۵۰ ۱۷۵۱ ۱۷۵۲ ۱۷۵۳ ۱۷۵۴ ۱۷۵۵ ۱۷۵۶ ۱۷۵۷ ۱۷۵۸ ۱۷۵۹ ۱۷۶۰ ۱۷۶۱ ۱۷۶۲ ۱۷۶۳ ۱۷۶۴ ۱۷۶۵ ۱۷۶۶ ۱۷۶۷ ۱۷۶۸ ۱۷۶۹ ۱۷۷۰ ۱۷۷۱ ۱۷۷۲ ۱۷۷۳ ۱۷۷۴ ۱۷۷۵ ۱۷۷۶ ۱۷۷۷ ۱۷۷۸ ۱۷۷۹ ۱۷۸۰ ۱۷۸۱ ۱۷۸۲ ۱۷۸۳ ۱۷۸۴ ۱۷۸۵ ۱۷۸۶ ۱۷۸۷ ۱۷۸۸ ۱۷۸۹ ۱۷۹۰ ۱۷۹۱ ۱۷۹۲ ۱۷۹۳ ۱۷۹۴ ۱۷۹۵ ۱۷۹۶ ۱۷۹۷ ۱۷۹۸ ۱۷۹۹ ۱۸۰۰ ۱۸۰۱ ۱۸۰۲ ۱۸۰۳ ۱۸۰۴ ۱۸۰۵ ۱۸۰۶ ۱۸۰۷ ۱۸۰۸ ۱۸۰۹ ۱۸۱۰ ۱۸۱۱ ۱۸۱۲ ۱۸۱۳ ۱۸۱۴ ۱۸۱۵ ۱۸۱۶ ۱۸۱۷ ۱۸۱۸ ۱۸۱۹ ۱۸۲۰ ۱۸۲۱ ۱۸۲۲ ۱۸۲۳ ۱۸۲۴ ۱۸۲۵ ۱۸۲۶ ۱۸۲۷ ۱۸۲۸ ۱۸۲۹ ۱۸۳۰ ۱۸۳۱ ۱۸۳۲ ۱۸۳۳ ۱۸۳۴ ۱۸۳۵ ۱۸۳۶ ۱۸۳۷ ۱۸۳۸ ۱۸۳۹ ۱۸۴۰ ۱۸۴۱ ۱۸۴۲ ۱۸۴۳ ۱۸۴۴ ۱۸۴۵ ۱۸۴۶ ۱۸۴۷ ۱۸۴۸ ۱۸۴۹ ۱۸۵۰ ۱۸۵۱ ۱۸۵۲ ۱۸۵۳ ۱۸۵۴ ۱۸۵۵ ۱۸۵۶ ۱۸۵۷ ۱۸۵۸ ۱۸۵۹ ۱۸۶۰ ۱۸۶۱ ۱۸۶۲ ۱۸۶۳ ۱۸۶۴ ۱۸۶۵ ۱۸۶۶ ۱۸۶۷ ۱۸۶۸ ۱۸۶۹ ۱۸۷۰ ۱۸۷۱ ۱۸۷۲ ۱۸۷۳ ۱۸۷۴ ۱۸۷۵ ۱۸۷۶ ۱۸۷۷ ۱۸۷۸ ۱۸۷۹ ۱۸۸۰ ۱۸۸۱ ۱۸۸۲ ۱۸۸۳ ۱۸۸۴ ۱۸۸۵ ۱۸۸۶ ۱۸۸۷ ۱۸۸۸ ۱۸۸۹ ۱۸۹۰ ۱۸۹۱ ۱۸۹۲ ۱۸۹۳ ۱۸۹۴ ۱۸۹۵ ۱۸۹۶ ۱۸۹۷ ۱۸۹۸ ۱۸۹۹ ۱۹۰۰ ۱۹۰۱ ۱۹۰۲ ۱۹۰۳ ۱۹۰۴ ۱۹۰۵ ۱۹۰۶ ۱۹۰۷ ۱۹۰۸ ۱۹۰۹ ۱۹۱۰ ۱۹۱۱ ۱۹۱۲ ۱۹۱۳ ۱۹۱۴ ۱۹۱۵ ۱۹۱۶ ۱۹۱۷ ۱۹۱۸ ۱۹۱۹ ۱۹۲۰ ۱۹۲۱ ۱۹۲۲ ۱۹۲

کیپٹل ریویلمینٹ اتھارٹی

ورکس ڈویژن نمبر ۱۷

پری کوالیفیکیشن نوٹس

کام کا نام .. حج کیپلیکس - آئی - ۱۴ - اسلام آباد

الف - برائے انفراسٹرکچر بشمول سڑکیں تخمیناً لاگت ۲۵۰۰۰ ملین روپے

ب - برائے بلڈنگز تخمیناً لاگت ۲۵۰۰۰ ملین روپے

سی ڈی اے اور دوسرے سرکاری محکمہ جات کے ٹھیکیداروں کی موزوں کلاس میں اندراج کے حامل ٹھیکیداروں سے پیشگی اہلیت کے لئے درخواستیں درج ذیل معلومات کے ہمراہ مطلوب ہیں۔

- ۱- فرم کا نام
- ۲- پاکستان کے کسی شیڈول بینک کا جاری کردہ مالی حالت کا سرٹیفکیٹ
- ۳- موجودہ ٹولز اور پلانٹ
- ۴- ٹیکنیکل سٹاف کی بھرتی مع ان کا بائیو ڈیٹا۔

مکمل کردہ کاموں کے متعلق درج ذیل معلومات

- | | |
|---|---|
| (i) تخمیناً لاگت | (ii) ٹھیکے کی رقم |
| (iii) مکمل کرنے کی میعاد | (iv) متعلقہ محکمے سے کارکردگی کا سرٹیفکیٹ |
| (v) چائے و قورع | (vi) مکمل کرنے کا سال |
| (vii) تفصیل ثالثی اور تنازعات اگر کوئی ہوں۔ | |

درخواستیں زیر دستخطی کے دفتر واقع دوکان نمبر ۴ - بازار نمبر ۸ جی ۴/۶ اسلام آباد میں ۷ مارچ ۱۹۸۵ء تک موصول ہونی چاہئیں۔ ۷ مارچ ۸۵ء کے بعد کسی درخواست پر

غور نہیں کیا جائے گا۔

محمد عاشق چوہدری

ڈپٹی ڈائریکٹر ورکس ڈویژن ۱۷

سی ڈی اے اسلام آباد فون ۲۹۵۴۲

(PID (i) ۳۶۹۱/۱)